خطبہ حجۃ الوداع

ابو غضنفر آل محمد

پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد ﷺ جب اپنے فرض کی تکمیل کر چکے تو آپ کے دل میں خدا کے دربار میں حاضری دینے کا خیال پیدا ہوا۔ آپ نے اپنے اس خیال کا اظہار اپنے مخلص ساتھیوں سے کیا۔ جس نے بھی سنا وہ آپ کے ساتھ چلنے کیلئے تیار ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں افراد آپ کے ساتھ ہو گئے۔ بالآخر آپ ان سب کو اپنے ہمراہ لیتے ہوئے خدا کے دربار میں حاضری دینے کے ارادے سے چل پڑے۔

آج اسلام کی شوکت و عظمت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ کہاں تو وہ زمانہ تھا کہ لوگ آپ کی مخالفت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تے [illegible] خوشی خوشی آپ [illegible] تسلیم کرتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ عرفات پہنچے تو ایک نظر آپ نے مجمع پر ڈالی اور خدا کا شکر ادا کیا کہ آپ کی محنت رنگ لائی اور جس مقصد کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی وہ مقصد حاصل ہو چکا۔ آپ نے اس عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے تکمیل اور الوداعی خطبہ ارشاد فرمایا:

لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ اس لئے کسی شخص کو محض اس لئے دوسروں پر فضیلت اور برتری نہیں کہ وہ اعلیٰ قوم یا نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر [illegible] فضیلت اور برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تمہارے غلام! تمہارے غلام! ان کو اپنے سے کمتر نہ سمجھو۔ جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

سنو! میرے بعد کہیں گمراہ نہ ہو جانا اور دین کے اندر غلو اور مبالغہ نہ کرنے لگنا۔ تم میں سے پہلی قومیں اور امتیں اسی سے برباد ہوئیں۔ میں تمہاری ہدایت اور رہنمائی کیلئے وہ چیز چھوڑ چلا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو سکو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔۔۔ قرآن مجید' فرقان حمید۔

جاہلیت کے تمام دستور میں نے روند ڈالے ہیں۔ اب ان سے بلکل کنارہ کشی اختیار کر لو۔ جاہلیت کے زمانے کے تمام انتقام باطل کر دیئے ہیں۔ اس سلسلے میں پہل میں اپنے خاندان سے کرتا ہوں اور ربیعہ بن حارث کے بیٹے کے انتقام کا خون باطل کرتا ہوں اور جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے اپنے خاندان میں عباس بن عبدالمطلب کا سود ختم کرتا ہوں۔

سنو! عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرتے رہنا۔ تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔ ان کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھنا۔ یہ بھی یاد رکھنا کہ عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دینا جائز نہیں۔

لوگو! تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے کے لئے اس طرح قابل احترام ہے جس طرح آج کا دن یہ مہینہ اور یہ شہر قابل احترام ہے۔

سنو! میرے بعد کہیں گمراہ نہ ہو جانا اور دین کے اندر غلو اور مبالغہ نہ کرنے لگنا۔ تم

میں سے پہلی قومیں اور امتیں اسی سے برباد ہوئیں۔ میں تمہاری ہدایت اور رہنمائی کے لئے وہ چیز چھوڑ چلا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو سکو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب ۔۔۔۔۔ قرآن مجید' فرقان حمید۔

دیکھو! میرے بعد نہ کوئی پیغمبر آنے والا ہے اور نہ ہی کوئی دوسری امت تمہارے بعد آنے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ نماز پنجگانہ ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینے کے روزے رکھو اور اپنے مال سے خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرو۔ خانہ خدا کا حج کیا کرو اور تم میں سے جو صاحب امر ہوں اور خدا کے حکم کے مطابق تم کو چلانے والے ہوں۔ ان کی اطاعت کیا کرو۔ اس کے بدلے میں تم کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔

دیکھو! شیطان کو اب تو اس بات کا یقین ہو چکا ہے کہ اب تمہارے اس شہر میں اس کی پرستش قیامت تک بھی نہیں کی جائے گی۔ البتہ تمہاری چھوٹی چھوٹی باتیں ہی اس کو خوش کر دیں گی تم ان چھوٹی اور معمولی باتوں کا خیال رکھنا۔

لوگو! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ میں اور تم کبھی ایسے اجتماع میں اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے میری باتیں خوب غور سے سنو اور پھر یہ سب باتیں ان لوگوں تک پہنچا دو جو اس اجتماع میں شریک نہیں۔

اس دستور حیات کی وضاحت فرما کر آپ نے لوگوں سے دریافت فرمایا:

"تم سے خدا کے ہاں میرے بارے میں پوچھا جائے گا تم کیا جواب دو گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی۔ ہم کہیں گے آپ نے خدا کا پیغام ہم تک پہنچا دیا اور رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے ہم کو کھرے اور کھوٹے کی اچھی طرح پہچان کرا دی۔"

اس وقت نبی کریم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور تین بار فرمایا:

خدایا! تو گواہ رہنا (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں) خدایا! تو سن لے (یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں) خدا! تو گواہ رہنا (یہ سب لوگ کیسا صاف اقرار کر رہے ہیں) اسی وقت میدان عرفات میں آیت نازل ہوئی:

"الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔"

ترجمہ:- آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کی تکمیل کر دی اور اپنی نعمتیں تمام فرما دیں اور تمہارے لئے مذہب اسلام کو پسند فرمایا۔

بقیہ خلفائے راشدین کا عدالتی نظام

اس واقعہ میں حضرت علی نے قرآن مجید سے استدلال کیا آپ کی فراست اور بصیرت سے۔ ایک نہیں بلکہ دو دو انسانی جانیں تلف ہونے سے بچ گئیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ہے اور دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت چوبیس ماہ ہے۔ حضرت علی نہ صرف مقدمات سن کر فیصلے کرتے تھے بلکہ اگر کسی نے ان کے خلاف کوئی دعویٰ دائر کیا تو انہوں نے بذات خود قاضی کے روبرو فریق مقدمہ کے طور پر پیش ہو کر قانون کی بالا دستی ثابت کی۔

عدالت میں پیشی

ایک دفعہ آپ کی ایک زرہ گم ہوگئی۔ تلاش کرنے پر ایک یہودی سے برآمد ہوئی۔ آپ نے قاضی شریح کی عدالت میں دعویٰ کیا۔ قاضی شریح نے فریقین مقدمہ کو طلب کیا بیانات سنے اور حضرت علی سے ثبوت طلب کیا۔ آپ نے امام حسن کو بطور گواہ قاضی کی عدالت میں پیش کیا لیکن قاضی شریح نے امام حسن کو بیٹا ہونے کی حیثیت سے گواہی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا یہودی نے اس فیصلے سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور اعتراف کیا کہ زرہ واقعہ آپ کی ہے۔ اس انصاف سے حضرت علیؓ اتنے خوش ہوئے کہ قاضی کی تنخواہ پانچ درہم کر دی۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرون اولیٰ میں عدالتوں پر کوئی سیاسی دباؤ نہ تھا۔ عدلیہ اتنی طاقتور تھی کہ خلیفہ وقت تک کوئی عدالت میں طلب کر سکتی تھی اور پھر حکام اعلیٰ قاضی کے صحیح فیصلے سے ناراض ہونے کی بجائے خوش ہوتے تھے۔ وہ فیصلہ چاہے ان کے اپنے خلاف کیوں نہ ہو۔ آج پاکستان میں یہ قانون کہ اعلیٰ حکام کو عدالت میں طلب نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ سراسر اسلامی نظام عدل کے خلاف ہے۔ قانون سب کیلئے ایک جیسا ہوتا ہے کہ ادنیٰ اور اعلیٰ کی کوئی تمیز نہیں اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں معتبر نہیں سمجھی جاتی تھی۔ نزدیکی رشتہ داروں کی گواہی موثر خیال نہیں کی جاتی تھی۔ اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمانوں کے عدل و انصاف کی شہرت نے اسلام کی اشاعت میں بڑی مدد کی۔ مگر پاکستان میں اکثر حکمرانوں نے عدلیہ کو بدنام کرنے کی کوشش کی اور عدلیہ کے وقار کو ختم کیا۔